OPEN ACCESS
AL-AMIN
ISSN(Print): 2790-6507, (Online): 2790-6515
https://alamin.tuf.edu.pk/

معروف مشائخ مجددیہ کا تعارفی جائزہ

An Introductory Review of the Well-known Mashaikh Mujadadiyya

Dr. Muhammad Qasim
Assistant Professor, Islamic Studies Department
Riphah International University Faisalabad Campus, Faisalabad.
Email: m.qasim2937@gmail.com

Muhammad Ashraf
M.Phil Islamic Studies
Riphah International University, Faisalabad Campus, Islamabad
E-mail: muhammadashrafma414@gmail.com

ABSTRACT

The story of Mujadadi Sufiya is a golden chapter in the history of determination and courage, which the Nation of Islamia is rightly proud of. The situations in which Mujadadi Sofia has paid the right to serve the religion were generally very unpleasant situations. The purpose of the appearance of a Mujaddid in the world is to remove the myths, innovations and wrong ideas that have arisen in the religion with the passage of time. In the era of Mujaddid Al-Shani, the Muhammadan Shariahﷺ was being attacked from all sides. In some places hundreds of scholars were shining their shops and in some places the so-called Sufis were heating up the market of polytheism and innovations in the name of Sufism. In such a situation, the Mujadadi Sufiya raised a rebellion not only against the king but also against the scholars and the so-called Sufiya. During this time, the greatest means adopted by Mujadadi Sufiya for the publication of religion and the revival of Islam is the letter and book through which she trained the people and spread the message of truth to the people.

Keywords: Mashaikh Mujadadiyya, Introductory.

مجددی صوفیہ کی داستان عزم و ہمت تاریخ میں ایک ایسا سنہری باب ہے جس پر ملت اسلامیہ کو بجا طور پر فخر ہے۔ مجددی صوفیہ نے جن حالات میں خدمت دین کا حق ادا کیا ہے وہ عموماً بڑے ناگفتہ بہ حالات تھے۔ دنیا میں کسی مجدد کے ظہور کا مقصد گزرتے ہوئے وقت کے ساتھ ساتھ دین میں پیدا ہونے والی خرافات، بدعات اور غلط نظریات کا رفع کرنا ہے۔ عہد مجدد الف ثانیؒ میں شریعت محمدی ﷺ پر ہر طرف سے حملے ہو رہے تھے۔ کہیں علماء سوء اپنی دکانداریاں چمکا رہے تھے اور کہیں نام نہاد صوفیہ نے تصوف کے نام پر شرک و بدعات کا بازار گرم کر رکھا تھا۔ ایسے حالات میں مجددی صوفیہ نے نہ صرف بادشاہ وقت بلکہ علماء سوء اور نام نہاد صوفیہ کے خلاف بھی علم بغاوت بلند کیا۔ اس دوران مجددی صوفیہ نے اشاعت دین اور احیاء اسلام کے لیے جو سب سے بڑا ذریعہ اپنایا وہ خط و کتاب ہے جس کے ذریعے سے انہوں نے لوگوں کی تربیت کی اور پیغام حق کو لوگوں تک پھیلایا۔

مشائخ مجددیہ کی ملکی سیاست و مذہبیت سے دل چسپی بہت قدیم ہے۔ حضرت خواجہ عبیداللہ احرار کے وسطی ایشیا کے سلاطین سے خوش گوار تعلقات تھے۔

پروفیسر عبدالرسول للہی لکھتے ہیں کہ:

آپ سلاطین سے روابط بڑھا کر ان میں دین کی محبت پیدا کرنے اور پھر ان کے ذریعے عوام کی بہبود اور شریعت کی سر بلندی کا کام لینے کی حکمت عملی کے قائل تھے ۔(۱)

اسی مبارک طرز عمل کو اپنائے ہوئے بعد کے نقش بندی مشائخ خصوصاً مجددی حضرات نے ملکی معاملات میں اس غرض سے حصہ لیا کہ سلاطین کی تائید کے بغیر شریعت کی ترویج ممکن نہیں ہے۔ حضرت مجدد الف ثانیؒ کے جانشینوں نے اورنگ زیب عالمگیر کی مذہبی پالیسی میں اہم کردار ادا کیا اور اس کی تائید و حمایت سے دین کے احیاء کا بیڑا اٹھایا۔ جس سے یہ حضرات کامیاب ہوئے۔ مشائخ مجددیہ نے شریعت اسلامیہ کے نفاذ کے لیے سعی فرمائی۔

حضرت خواجہ محمد معصومؒ

حضرت خواجہ محمد معصوم سرہندیؒ، حضرت مجدد الف ثانیؒ کے تیسرے بیٹے ہیں۔ آپ کی ولادت با سعادت کے بارے میں اقبال مجددیؒ لکھتے ہیں کہ:

(حضرت خواجہ محمد معصومؒ سرہندی کی ولادت بستی ملک حیدر میں ۱۱ شوال ۱۰۰۷ھ /۱۵۹۹ء کو ہوئی۔ اسی مبارک سال میں آپ کے والد گرامی حضرت امام ربانی مجدد الف ثانیؒ کو حضرت خواجہ بیرنگ خواجہ باقی باللہ قدس سرہ کی صحبت میسر آئی)۔(۲)

آپ کی کنیت ابو الخیرات، لقب مجدد الدین، منصب عروۃ لوثقیٰ، قیوم زماں اور قطب الاقطاب ہے اور آپ کا نام مبارک محمد معصوم ہے۔ آپ تحصیلِ علوم ظاہری کے لیے مکتب میں وارد ہوئے اور تھوڑی مدت میں قرآن مجید کے حفظ کی سعادت پائی۔ بعدازاں دوسرے علوم متداولہ کی تعلیم میں مشغول ہو گئے۔ آپ نے بعض درسی کتابیں اپنے بڑے بھائی حضرت خواجہ محمد صادقؒ سے اور اکثر کتابیں اپنے والد بزرگوار سے پڑھیں۔

(علوم عقلی و نقلی کی تعلیم حضرت شیخ محمد طاہر لاہوریؒ خلیفہ حضرت مجدد الف ثانیؒ، حضرت اخوند سجاولؒ اور حضرت ملا بدرالدین سلطان پوریؒ سے بھی حاصل کی آپ نے اپنے بڑے بھائیوں کی طرح سولہ سال کی عمر میں تحصیل علوم سے فراغت پائی جو کچھ حاصل کیا اپنے والد بزرگوار کے گھر سے اور جو کچھ دیکھا بس وہاں ہی دیکھا اور جو کچھ سنا بس وہیں سنا)۔(۳)

حضرت مجدد الف ثانیؒ نے آپ کو علوم عقلی و نقلی کی تحصیل کے دوران ہی گیارہ برس کی عمر میں طریقہ عالیہ نقش بندیہ کی تعلیم بھی شروع فرما دی تھی۔ اس طرح حال کا معاملہ قال پر غالب آگیا اور آپ نے پوری کوشش و کاوش اپنے والد بزرگوار حضرت مجدد الف ثانیؒ کے بحر اسرار میں غواصی کرنے میں صرف فرما دی۔ حضرت مجدد الف ثانیؒ بھی برابر آپ کی ترقیوں کے لیے کوشاں ہو گئے اور آپ کو اپنی مجالس اور خلوتوں میں اپنا مونس و دم ساز بنا لیا اور آپ کو تمام بلند کمالات اور خصائص عالی سے نوازنے کا ارادہ فرما لیا تاکہ آپ کو استعداد عالیہ کے جواہرات جو اللہ تعالیٰ نے ودیعت فرمائے تھے ان کو جلوہ گر بنا سکیں۔

آپ رمضان المبارک میں تراویح کے اندر ایک ختم قرآن خود پڑھتے تھے اور دو قرآن مجید حافظ سے سنتے تھے۔ شہروں کے اطراف و اکناف تھے اور دور دراز کے دیہات سے لوگ آپ سے قرآن مجید سننے کی سعادت حاصل کرنے کے لیے اور آپ کی مجلس بہشت آئین میں شرکت کرنے کے لیے چیونٹیوں کی مانند حاضر ہو جاتے تھے۔

(مسجد کی جگہ وسعت کے باوجود لوگوں کے لیے تنگ ہو جاتی تھی۔ لہذا بعض لوگ افطار روزہ
سے پہلے مسجد میں حاضر ہو جاتے تھے)۔(۴)

طالبین کے احوال کی دریافت، ان کی منازل سلوک کی ترقی اور بلند درجات کے وصول کے لیے کوشاں رہنا آپ کو بہت زیادہ مرغوب تھا۔ سالکین کی تربیت اور سنت کے مطابق ان کی تکمیل پر عمل درآمد فرماتے۔ اللہ تعالیٰ کے سچے طالبین کے احوال پر آپ اپنی توجہ بہت زیادہ مرکوز فرماتے اور اپنی ہمت عالی ان کی ترقیات کے لیے بے حد مبذول رکھتے تھے۔ آپ ان کو ان کے احوالِ حال و آئندہ سے مطلع فرماتے اور ان کے مقامات عروج کا ذکر فرماتے تھے۔

آپ کو بھی حضرت مجدد الف ثانیؒ کی طرح متابعت کے سات درجوں سے نواز گیا۔ آپ کو راسخ العقیدہ علماء میں شامل کیا گیا۔ آپ کو قدیم، درمیانی زمانہ اور دور آخر کے صوفیہ کے مخفی اسرار سے ایک ہی بار آگاہ کر دیا گیا۔

(حضرت مجدد الف ثانیؒ کے کمالات، معارف خفیہ و جلیہ آپ کے ذریعے ظہور پذیر ہوئے کیونکہ آپ کو اپنے والد بزرگوار
کے اسرار کی سب سے زیادہ اطلاع حاصل تھی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو وصل عریانی سے مشرف فرمایا)۔(۵)

آپ کا سب سے بڑا خزانہ اور آپ کی محبوب ترین متاع آپ کا کتب خانہ تھا۔ جس میں بہت سی کتابیں موجود تھیں۔ آپ نے اپنے وصال مبارک سے پہلے یہ کتابیں اپنے فرزندان گرامی، عزیز القدر صاحبزادیوں میں بطور وراثت تقسیم فرمادیں۔ آپ نے اپنے بعض مخلصین جو وراثت میں میں نہیں آتے تھے۔ انہیں بھی صرف فضل کے خیال سے کتابیں عنایت فرمائیں۔ جیسا کہ اللہ تبارک تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے کہ:

وَإِذَا حَضَرَ القِسمَةَ أُولُو القُربىٰ وَاليَتامىٰ وَالمَساكينُ فَارزُقوهُم مِنهُ وَقولوا لَهُم قَولًا مَعروفًا۔(٦)

(اور جب میراث کی تقسیم کے وقت غیر وارث، رشتہ دار اور یتیم اور محتاج آ جائیں تو ان کو بھی
اس میں سے کچھ دے دیا کرو اور شیریں کلام سے پیش آیا کرو۔)

آپ کا یہ عظیم کتب خانہ تھا، جس سے خانقاہ سرہند شریف کے حضرات مجددیہ، عقیدت مند اور مریدین مستفید ہوتے تھے۔ آپ کا وصال مبارک ۹ ربیع الاول ۱۰۷۹ھ /۷ اگست ۱۶۶۸ء کو ہوا۔

اولاد:

آپ کے چھ صاحبزادے اور پانچ صاحبزادیاں تھیں۔ صاحبزادگان کے اسمائے مبارک درج ذیل ہیں۔

۱. حضرت شیخ محمد صبغۃ اللہؒ
۲. حضرت خواجہ محمد نقش بندؒ
۳. حضرت شیخ محمد عبیداللہؒ
۴. حضرت شیخ محمد اشرفؒ
۵. حضرت خواجہ محمد سیف الدینؒ
۶. حضرت شیخ محمد صدیقؒ

حضرت محمد نقش بندؒ کے عالم گیر کے ساتھ گہرے روابط تھے اور بادشاہ انہیں خود سے جدا کرنا پسند نہیں کرتا تھا۔ اسی طرح حضرت خواجہ محمد عبید اللہؒ سے عالم گیر کے عقیدت مندانہ مراسم رہے۔ (۷)

صاحبزادیوں کے اسمائے مبارک درج ذیل ہیں۔
۱. حضرت امۃ اللہ بیگمؒ
۲. حضرت عائشہ بیگمؒ
۳. حضرت عارفہ بیگمؒ
۴. ضرت عاقلہ بیگمؒ
۵. حضرت صفیہ بیگمؒ

(آپؒ کی پانچوں گرامی قدر صاحبزایاں صاحب کمالات ظاہرہ و خوارق باہرہ تھیں۔ اپنے والد بزرگوار سے کمالات نبوت کی خوشخبری پائی تھی۔ ہزاروں خواتین نے ان قدسی صفات سے استفادہ و استفاضہ کیا)۔ (۸)

تصنیفات:

آپؒ کی تصنیفات و تالیفات درج ذیل ہیں۔
۱. اذکار معصومیہ (عربی و فارسی)
۲. بیاض معصومی (فارسی)

اس بیاض میں حضرت خواجہ نے اپنے والد و مرشد بزرگوار حضرت مجدد الف ثانیؒ کے وہ اسرار و مکاشفات تحریر کیے تھے۔ جو آپ نے نہ تو خلفاء کے سامنے بیان کئے تھے اور نہ ہی عموماً ان اسرار کا اظہار کرتے تھے۔ بعد میں حضرت خواجہ اپنے مکاشفات بھی اس بیاض میں تحریر کرتے رہے۔

حضرت خواجہ اپنے معروف خلیفہ مولانا محمد حنیف کابلی کو لکھتے ہیں کہ:

طلب مسودات جدیدہ نمودہ بودند اگر توفیق یافت بیاری می گویم کہ اگر چیزی ازاں قابل نقل باشد گرفتہ بفر ستد۔(۹)

۳. خود نوشت تحریرات (فارسی)

۴. رسالہ در آداب صوفیہ (فارسی)

حضرت خواجہ فرماتے ہیں کہ:

بظاہر ہست کہ بعضہ آداب این فائفہ علیہ در کاغذ علیعدہ ثبت نماید حضرت الیشان ماقدس اللہ سبحانہ بسرہ الاقدس دریں باب رسالہ نوشتہ اند۔۔۔گر بھم برسد آں را مطالعہ نما ہند۔(۱۰)

حضرت مجدد الف ثانیؒ کا آداب صوفیہ پر مستقل رسالہ موجود ہے۔ میں بھی ارادہ کر رہا ہوں کہ آداب صوفیہ کو جمع کروں۔

۵. رسالہ در اذکار یومی و لیلی (عربی، فارسی)

۶. رسالہ در اصطلاحات نقش بندیہ (فارسی)

حضرت خواجہ نے احباب کی درخواست پر سلسلہ نقش بندیہ کی اصطلاحات پر مستقل رسالہ تالیف کیا تھا۔ آپ فرماتے ہیں کہ:

رسالہ ایست کہ این فقیر در شرح بعضی کلمات کہ در طریقہ ما زبانزد و دائر اند بالتماس بعضی یاران نوشتہ است نقل آں فرستادہ است مطالعہ خواہند کرد۔ (۱۱)

۷. مکاشفات عینیہ / مکاشفات غیبیہ (فارسی)

اس کے دونوں نام مذکور ہیں اور یہ حضرت مجدد الف ثانیؒ کے مکاشفات پر مشتمل ہے۔ جن کو حضرت خواجہ محمد معصومؒ نے ۱۰۵۱ھ/۴۲-۱۶۴۱ء میں مدون فرمایا تھا۔

۸. مکتوبات معصومیہ (فارسی)

آپ کے مکتوبات کے تدوین آپ کی وفات کے بعد آپ کی اولاد اور خلفاء نے مکمل کی ہے۔

(مکتوبات معصومیہ کی جلد اول حضرت خواجہ کے صاحبزادے محمد عبیداللہ نے مدون کی دوسری جلد آپ کے خلیفہ محمد شریف الدین حسین بن میر عماد الدین محمد حسینی ہروی نے مرتب کہ اور تیسری جلد بھی آپ کے خلیفہ حاجی محمد عاشور بخاری نے مدون کی)۔ (۱۲)

۹. یواقیت الحرمین (عربی) حسنات الحرمین (فارسی)

حضرت خواجہ محمد معصوم کو سفر حج میں جو عجیب و غریب واقعات پیش آئے اور حقائق معارف کے جو انعامات آپ پر وارد ہوئے۔ ان کو مخدوم زادہ حضرت خواجہ محمد عبید اللہ نے اہل عرب کے اصرار پر عربی زبان میں **یواقیت الحرمی ن** کے نام سے مرتب فرمایا تھا۔ بعد ازاں حضرت شیخ محمد شاکر بن مولانا بدر الدین سر ہندیؒ نے **حسنات الحرمین** کے نام سے اس کا فارسی ترجمہ کیا۔

خلفاء:

ایک جہان آپ کے فیض و برکات سے مستفیض ہوا۔ بہت سے سالکین نے آپ سے اجازت و خلافت کا شرف حاصل کیا۔

اقبال مجددیؒ لکھتے ہیں کہ:

(حضرت خواجہ محمد معصوم سرہندیؒ کے لاتعداد مریدین تھے۔ چار سو خلفاء تھے ان چار سو افراد
سے چار دانگ عالم روحانی طور پر منور ہوا)۔(۱۳)

جن میں چند ایک درج ذیل ہیں۔
حضرت شیخ آدم ٹھٹھویؒ، حضرت حافظ ابو اسحاقؒ، حضرت خواجہ احمد بخاریؒ، حضرت خواجہ ارغوان خطائی، حاجی امان اللہ لاہوریؒ، حضرت شیخ بایزید ؒ، حضرت میاں شیخ بدرالدین سلطان پوریؒ، حضرت حافظ پیر محمد دہلویؒ، حضرت میر جلال الدین حسینؒ، حضرت ملا حسن علی پشاوریؒ، حضرت حاجی خان افغانؒ۔

حضرت خواجہ سید نور محمد بدایونیؒ:

آپ ؒ نے اٹھارہ برس کی عمر میں حضرت اشرف الاتقیاء محمد شریفؒ سے ظاہری علوم کی تحصیل و تکمیل کی۔ آپ کی ولادت باسعادت ۱۱۳۵ھ کو ہوئی۔
آپ ظاہری و باطنی علوم کے ماہر، فقیہ کامل اور عارف اکمل تھے۔ آپ کی باطنی نسبت حضرت خواجہ محمد سیف الدین مجددیؒ فرزند و خلیفہ عروۃ الوثقی حضرت خواجہ محمد معصوم ؒ فرزند و سجادہ نشین حضرت مجدد الف ثانیؒ شیخ احمد سرہندیؒ سے ہے۔ علاوہ ازیں آپ نے حضرت خواجہ محمد معصومؒ کے خلیفہ اور حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ کے نواسے حضرت شیخ حافظ محمد محسن ؒ سے بھی مقامات نقش بندیہ مجددیہ طے کیے۔

آپ سالہا سال بزرگوں کی صحبت میں رہے اور فیوض و برکات حاصل کیے اور بلند مقامات و حالات کا شرف پایا۔ حضرت خواجہ محمد سیف الدینؒ کی خدمت مبارک میں مقامات سلسلہ نقش بندیہ مجددیہ کے حصول میں مشغول ہوئے تو ابتداء میں پندرہ برس تک ہر وقت مستغرق رہتے تھے۔ حالات استغراق اس قدر قوی تھے کہ صرف نماز کے وقت حقیقت حال میسر آتی تھی اور آفاقہ ہو جاتا تھا۔ نماز کی ادائیگی کے بعد پھر مغلوب الحال ہو جاتے تھے۔ کثرت مراقبہ کی وجہ سے کمر مبارک جھک گئی تھی۔(۱۴)

آپ تقوی اور نبی کریم ﷺ کی سنت مبارک کے اتباع میں ممتاز تھے۔ ہر وقت کتب سیر و اخلاق نبوی ﷺ پیش نظر رکھتے تھے اور ان کے مطابق عمل فرمایا کرتے تھے۔ ادنیٰ ادب بھی ترک نہ ہوتا تھا اگر بشری تقاضے سے ہو جاتا تو فوراً متنبہ ہو جایا کرتے تھے۔

ایک دفعہ نبی اکرم ﷺ کی سنت کے خلاف بیت الخلاء میں داخل ہوتے وقت پہلے دایاں پاؤں اندر رکھ
بیٹھے تو تین دن تک باطنی احوال میں قبض کی کیفیت جاری رہی۔ اس پر متنبہ ہوئے اور بارگاہ ایزدی میں
بہت زیادہ تفرع وزاری کی جس کے بعد حالت بسط نصیب ہو گئی۔ (۱۵)

آپ حلال کھانے کا اہتمام فرماتے تھے۔ لقمے میں اس قدر احتیاط فرماتے تھے کہ چند روز کا کھانا اپنے ہاتھ مبارک سے پکا کر اپنے پاس محفوظ رکھ لیا کرتے تھے۔ جب بھوک زور کرتی تو اس میں سے کچھ کھا لیا کرتے تھے۔

(آپ ایک وقت میں دو قسم کے کھانے کو بدعت خیال فرماتے تھے او رکمال تقویٰ کی بنا پر اپنے صاحبزادوں میں
سے ایک کو گھی دیتے اور دوسرے کو شکر دیا کرتے تھے)۔(۱۶)

انتہائے زہد کا یہ عالم تھا کہ اگر کسی دنیا دار کے ہاں سے کوئی کتاب مستعار منگواتے تو تین دن تک اس کا مطالعہ نہ فرماتے تھے اور اس کی وجہ یہ بتایا کرتے تھے کہ اغنیاء کی صحبت کی ظلمت کتاب پر غلاف کی مانند چپک کی گئی ہے۔ گویا جب آپ کی صحبت مبارک سے کتاب کی ظلمت ختم ہو جاتی تو پھر اس کا مطالعہ فرمایا کرتے تھے۔

حضرت مرزا مظہر جان جاناںؒ کو آپ سے بہت محبت تھی۔ صرف آپ کا نام مبارک لینے سے ہی آبِ دیدہ ہو جاتے تھے اور فرمایا کرتے تھے۔

(افسوس! دوستوں نے حضرت سید نور محمد کی زیارت نہیں کی، انہیں دیکھنے سے اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ سے ایمان تازہ ہو جاتا تھا۔ اللہ تعالیٰ دنیا پر اپنے ان ارباب کمال حضرات کو قادر بنا دیتا ہے(۔ (۱۷)

اگر کوئی شخص ذکر تہلیل کر کے آپ کے پاس آ جاتا تو آپ فرما دیتے کہ:

(آج تم ذکر تہلیل کر کے آئے ہو اور اگر کوئی آدمی درود شریف پڑھ کر آپ کے پاس آتا تو آپ اس کو فرما دیتے تھے کہ آج تم درود شریف پڑھ کر آئے ہو)۔ (۱۸)

آپ نے اپنے پیر و مرشد حضرت خواجہ محمد سیف الدینؒ کے بعد ان کی جگہ اورخانقاہ کو نور محمد ﷺ سے منور رکھا اور بالآخر قضائے الٰہی سے ۱۱ ذی قعدہ ۱۱۳۵ھ /۱۳ اگست ۱۸۲۳ء کو عالم بقا کی طرف رحلت فرمائی۔

آپ کا مزار مبارک قبرستان پنج پیران جنگ پوری، متصل بستی نظام الدین اولیاء دہلی شریف میں ایک چار دیواری کے اندر واقع ہے۔ (۱۹)

حضرت خواجہ شاہ ابو سعید مجددیؒ:

حضرت شاہ غلام علی کے جانشین اول، حضرت مجدد الف ثانیؒ کے نبیرہ اور اجل غلام تھے نام زکی القدر اور کنیت ابو سعید تھی۔ آپ ۲ ذی قعدہ ۱۱۹۶ھ /۹ اکتوبر ۱۷۸۲ء کو رام پور ہندوستان میں پیدا ہوئے۔ آپ کا نسب مبارک یوں ہے۔

(شاہ ابو سعید بن شیخ صفی القدر بن شیخ عزیز القدر بن شیخ محمد عیسیٰ بن حضرت شیخ سیف الدین بن حضرت خواجہ محمد معصوم بن حضرت امام ربانی مجدد الف ثانیؒ شیخ احمد سرہندیؒ رحمۃ اللہ علیہم اجمعین)۔(۲۰)

آپ حافظ و قاری، حاجی اور محدث تھے۔ دس برس کی عمر میں قرآن کریم حفظ کر لیا بعد ازاں ایک جید قاری سے تجوید پڑھی۔ آپ ایسی عمدہ ترتیل سے قرآن شریف پڑھا کرتے تھے کہ جو سنتا، محو ہو جاتا تھا۔ حتیٰ کہ جب آپ حرمین شریفین تشریف لے گئے تو اہل عرب نے بھی سن کر بہت تعریف کی۔ قرآن مجید کی تعلیم کے بعد علوم عقلیہ و نقلیہ مفتی شرف الدین دہلوی اور مولانا شاہ رفیع الدین دہلوی بن حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ سے حاصل کیے اور حضرت سراج احمد بن شیخ محمد مرشدؒ سے علم فقہ و حدیث کی سند حاصل کی۔حافظ نذیر احمد نقش بندی مجددی لکھتے ہیں کہ:

(تحصیل علم کے دوران ہی ارادہ خدا طلبی پیدا ہوا۔ اول اپنے والد ماجد سے ارادت کی۔ جو اپنے آبائی طریقہ پر مستقیم تھے اور جن کے مزاج میں ترک دنیا و انقطاع غالب تھا۔ بعد ازاں ان کی اجازت سے حضرت مولانا شاہ فیض المعروف شاہ درگاہی قدس سرہ کی خدمت میں حاضر ہو کر خرقہ خلافت پایا)۔(۲۱)

حضرت شاہ درگاہیؒ کا سلسلہ دو واسطوں سے حضرت خواجہ محمد زبیر بن ابی العلا بن خواجہ محمد معصومؒ سے جا ملتا ہے۔ حضرت شاہ درگاہیؒ اکثر استغراق کی حالت میں رہتے تھے۔ نماز کے وقت ان کو آگاہ کر دیا جاتا اور آپ نماز ادا فرماتے ۔ آپ کی توجہ میں اس قدر اثر و گرمی تھی کہ سو آدمیوں کی جانب توجہ فرماتے تو سب بیہوش ہو جاتے۔

(حضرت شاہ درگاہیؒ نے حضرت شاہ ابو سعیدؒ کے حال پر بہت مہربانی فرمائی اور چند روز میں آپ کو اجازت و خلافت عطا فرمائی۔ بہت لوگ آپ کے مرید ہو گئے۔ آپ کے حلقے میں بیہوشی اور وجد و نعرہ ہو ا کرتا تھا۔ چونکہ آپ نے حضرت مظہر جان جاناںؒ کے خلفاء کے حالات بچشم خود ملا حظہ فرمائے تھے او ررام پور میں حضرت شاہ غلام علی دہلوی کی بھی زیارت کی تھی۔ ان حضرات کے ہاں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی مانند جمعیت و سکون اور اطمینان والامعاملہ تھا اور وجد وحال اور نعرہ کچھ نہ تھا۔ لہذا آپ کی طبیعت مبارک مطمئن نہ ہوئی اور تمام امور پر غور کر کے آپ دہلی شریف لے گئے اور وہاں حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ کو خدا طلبی میں خط لکھا۔ انہوں نے بکمال تعظیم جواب دیا اور تحریر فرمایا کہ اس معاملے میں حضرت شاہ غلام علی قدس سرہ سے بہتر کوئی نہیں ہے)۔(۲۲)

۱۲۴۹ھ /۱۸۳۴ء میں آپ نے حرمین شریفین کا عزم کیا تو اہل دہلی شریف کو اس سے بہت رنج ہوا۔ آپ نے اپنے صاحبزادے حضرت شاہ احمد سعیدؒ کو اپنا قائم مقام بنایا۔ دوران سفر ہر شہر والے حضرت شاہ ابو سعیدؒ کی تشریف آوری کو اپنے لیے غنیمت جانتے اور بسر و چشم حاضر ہوتے۔ مدینہ منورہ میں آپ کی بیماری میں اس قدر کمی آگئی تھی کہ تقریباً آدھا کوس پیدل چل سکتے تھے۔ زیارت حرمین شریفین سے فراغت کے بعد اپنے وطن کو واپس ہوئے۔ ۲۲ رمضان ۱۲۵۰ھ /۲۲ جنوری ۱۸۳۵ء کو بلدہ ٹونک ہندوستان میں داخل ہوئے۔ آپ کا وصال مبارک ہفتہ عیدالفطر یکم شوال ۱۲۵۰ھ /۳۱جنوری ۱۸۳۵ء کو ہوا۔

آثار:

ھدایت الطالبین (فارسی) سیر و سلوک نقش بندیہ میں آپ سے یادگار ہے۔ حضرت شاہ غلام علی دہلویؒ کی خدمت میں رہتے ہوئے حضرت شاہ ابو سعیدؒ نے بعض دوستوں کی استدعا پر رسالہ **ھدایت الطالبین** راہ سلوک میں تصنیف کیا اور پھر اسے حضرت شاہ غلام علی دہلوی کی خدمت میں پیش کیا۔ آپ نے اس کی بہت تعریف کی اور اس کے آخر میں چند تعریفی سطور تحریر فرمائیں۔ جو رسالے کے آخر میں درج ہیں اور یہ رسالہ طریقہ مظہریہ مجددیہ نقش بندیہ کا دستور العمل بن گیا۔

اولاد:

۱. حضرت شاہ احمد سعیدؒ
۲. حضرت حافظ عبدالغنی مہاجر مدنیؒ
۳. حضرت عبدالمغنیؒ

(تینوں حضرات گرامی علم ظاہری و باطنی، عمل صالح، زہد و تقویٰ اور ریاضت میں یگانہ روز گار تھے)۔ (۲۳)

خلفاء:

آپ کے خلفائے عظام کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں۔

حضرت شاہ احمد سعیدؒ،حضرت شاہ رؤف احمد رافت مجددیؒ،حضرت شاہ خطیب احمدؒ،حضرت شاہ عبدالغنیؒ،حضرت مولوی محمد شریفؒ،حضرت ملاخدابردی ترکستانیؒ،حضرت ملا علاء الدین،حضرت شاہ سعد اللہؒ،حضرت ملا عبدالکریم ترکستانیؒ،حضرت ملا غلام محمدؒ،حضرت میاں اصغرؒ ۔(۲۴)

کرامات:

اولیاء اللہ کی کرامات کو یا تو صفائی باطن سے علاقہ ہے یا باطنی تصرف سے ، اولیاء اللہ ریاضت کی مشقت صرف اس لیے کرتے ہیں کہ خدا کی طرف سچی توجہ پیدا ہو۔ نور وحدت کا اپنے اوپر انعکاس ہو۔ ان کا مقصود بالذات یہ ہوتا ہے کہ خدا پرستی و خدا شناسی کے جذبات بڑھانے کے لیے دل و دماغ اور اپنے تمام قوائے نفسانیہ کو اپنا تابع فرمان بنالیں۔ ان کی کوشش جب اس جانب متوجہ ہو جاتی ہے تو محض تزکیہ نفس اور قوت نظر پر حکومت حاصل ہونے کے ضمن میں تبعاً ان میں تصرف کی قوت پیدا ہو جاتی ہے۔

محمد داؤد فارقی لکھتے ہیں کہ:

> (جس کسی نے علم نفس پر تھوڑا سا بھی غور کیا ہے اور انسان میں جیسے جیسے عجیب و غریب قویٰ و دیعت رکھے گئے ہیں ان کا مطالعہ کیا ہے۔ اس کو اس بات کے تسلیم کرنے میں ذرا بھی انکار نہیں ہو سکتا کہ قوائے باطنی کے ذریعے سے کمالات انسان میں پیدا ہو سکتے ہیں)۔(۲۵)

لہذا ہمارے عارفان با بصیرت سے اگر ضمنی اور اتفاقی طور پر ایسی کرامات ظاہر ہو جائیں تو کوئی تعجب اور حیرت کی بات نہیں ہے اور نہ ان کو خلاف نیچر کہا جا سکتا ہے۔ اس سلسلہ میں حضرت شاہ ابو سعید کی کچھ کرامات درج ذیل ہیں۔

حضرت شاہ ابو سعیدؒ جب سفر حج کے دوران بمبئی پہنچے تو جہاز کا کرایہ ادا کیا۔ بعض دوسرے لوگ بھی آپ کی صحبت غنیمت جانتے ہوئے اسی سمندری جہاز پر سوار ہو گئے ۔ آپؒ نے فرمایا کہ :

اس جہاز پر بیٹھنا مصلحت کے مطابق معلوم نہیں ہوتا۔ اس لیے کرایہ واپس لے لیا۔ کیونکہ اس قسم کا وعدہ ملاح سے پہلے ہی کر لیا گیا تھا۔ آخر آپ دوسرے جہاز میں سوار ہو گئے۔ پہلا جہاز حج کے بعد وہاں پہنچا اور دوسرا جہاز پہلے حج کے موقع پر اور حاجیوں کا پہلا جہاز ایک سال تک راہ میں ہی رکا رہا۔ (۲۶)

آپؒ کے کمال فیض کے بارے میں ڈاکٹر محمد نذیر رانجھا لکھتے ہیں کہ:

(سفر حجاز مقدس کے سلسلے میں جب حضرت شاہ ابو سعیدؒ بلدہ سورت ہندستان میں پہنچے۔ وہاں ایک مسجد میں بو علی خان نام کا ایک امیر آدمی جو کہ زمرہ فقراء میں داخل تھا۔ وہ تہبند باندھے مسجد میں بیٹھا کرتا تھا۔ جب اس نے آپ کے آنے کی خبر سنی تو اس نے مسجد میں آنا بند کر دیا۔ کچھ عرصے کے بعد وہ نہایت نیاز مندی سے حاضر خدمت ہوا اور سو روپے نذر کیے۔ حضرت شاہ ابو سعید اور آپ کے صاحبزادے حضرت شاہ عبدالغنیؒ کو اپنے گھر لے گیا اور اپنی بیوی صاحبہ کو حضرت شاہ ابو سعیدؒ سے بیعت کروایا۔ وہ آپ کے راسخ الاعتقاد مخلصین میں سے ہو گیا)۔(۲۷)

آپؒ ہر حال میں لوگوں کی اصلاح کے لیے بے تاب رہتے تھے۔ اور شریعت اسلامی کے نفاذ کے لیے ہر لمحہ کو شاں رہتے تھے اور لوگوں کی تکالیف و مصائب کو اپنی تکالیف و مصائب سمجھتے تھے۔

خلاصہ:

حضرت مجدد الف ثانیؒ کی مؤثر روحانی تحریک کے اثرات برصغیر اور دیگر ممالک میں آج بھی اسی طرح جاری و ساری ہیں۔ حضرت مجدد الف ثانیؒ کی نسبت مشائخ مجددیہ میں روحانی تربیت، سلوک و معرفت کی منازل اور انوار ولائیت جمع ہیں۔ ان کی نسبت کی اسی جامعیت نے حکم رانوں کے خواص اور عوام کو برابر متاثر کیا اور آج مجددی سلسلے کے مشائخ اس سلسلے کو برصغیر پاک و ہند اور اسلامی ممالک میں جاری رکھے ہوئے ہیں۔

حوالہ جات

۱۔ محمد عبدالرسول للہی، پروفیسر «تاریخ مشائخ نقش بندیہ» لاہور، زاویہ پبلی کیشنز، ۲۰۱۸، ص۲۴۶

۲۔ اقبال، محمد، مجددی «خواجہ محمد معصوم سرہندی کے احوال و آثار» لاہور، پروگریسو بکس، ۲۰۲۰، ص۱۶

۳۔ صفر احمد، معصومی «مقامات معصومی» (مترجم اقبال مجددی)، لاہور، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، ۲۰۰۴ ج دوم، ص۰۷

۴۔ «حضرات القدس» جلد ۲، ص ۲۶۵

۵۔ مقامات معصومی، ج دوم، ص۱۱۶

۶۔ سورۃ النساء۴:۸

۷۔ محمد نذیر رانجھا، ڈاکٹر «خواجگان نقش بند» میانوالی، خانقاہ سراجیہ نقش بندیہ، ۲۰۱۸، ج دوم، ص ۳۰۵

۸۔ عروۃ الوثقی، محمد معصوم، خواجہ، «انوار معصومیہ» (مترجم زوار حسین)، کراچی، ادارہ مجددیہ، ۱۹۸۵، ص۱۲۷

۹۔ مکتوبات معصومیہ، دفتر اول، مکتوب ۱۲۰،۲۷۰

۱۰۔ مکتوبات معصومیہ، دفتر دوم، مکتوب ۱۱۰،۱۹۰

۱۱۔ مکتوبات معصومیہ، دفتر سوم، مکتوب ۲۰۷،۲۵۳

۱۲۔ خواجہ محمد معصوم سرہندی کے احوال و آثار»، ص۹۳-۹۲

۱۳۔ ایضاً، ص۴۲۷

۱۴۔ غلام علی، دہلوی، شاہ «مقامات مظہری» (مرتب محمد اقبال مجددی)، لاہور، اردو سائنس بورڈ، س۔ن، ص۲۴۱

۱۵۔ نذیر احمد، نقش بندی مجددی، حافظ «حضرات کرام نقش بندیہ قدس اللہ اسرار ہم» کندیاں ضلع میانوالی، خانقاہ سراجیہ، ۱۴۱۸ھ/۱۹۹۷ء، ص۲۴۰

۱۶۔ مقامات مظہری، ص۲۴۲

۱۷۔ ایضاً، ص ۲۴۲

۱۸۔ نعیم اللہ، بھڑائچی «معمولات مظہریہ» (مترجم قدیر محمد قریشی)، حیدر آباد، مکتبہ ندارد، ۱۴۱۲ھ/۱۹۹۱، ص۱۵

۱۹۔ عطاءالرحمٰن، قاسمی «دہلی میں دفن خزینے» لاہور، طیب پبلشرز، ۲۰۰۲، ص۲۷۴

۲۰۔ زید فاروقی، ابو الحسن «مقامات خیر» دہلی، ۱۳۹۲ھ، ص۸۹

۲۱۔ حضرات کرام نقش بندیہ، ص۲۵۹

۲۲۔ نذیر رانجھا، محمد «تاریخ تذکرہ، خانقاہ احمدیہ سعیدیہ موسیٰ زئی شریف» لاہور، جمعیۃ پبلی کیشنز، ۲۰۱۰، ص۷۲-

۲۳۔ «حضرات کرام نقش بندیہ قدس اللہ اسراہم»، ص۲۶۰

۲۴۔ «تاریخ و تذکرہ خانقاہ احمدیہ سعیدیہ موسیٰ زی شریف»، ص۸۰-۸۱

۲۵۔ محمد داؤد، ابو البیان، فاروقی «سیرت امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی» لاہور، صبح نور پبلی کیشنز، ۲۰۱۹، ص۱۶۱

۲۶۔ ایضاً، ص۹۳-۹۲

۲۷۔ «خواجگان نقش بند قدس اللہ اسرارہم»، ج دوم، ص۴۱۸